داڑھی کا فلسفہ
مولانا حسین احمد مدنیؒ
ناشر عظیم بک ڈپو، دیوبند (یو پی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعز من تشاء و تذل من تشاء

داڑھی کا فلسفہ

از افادات

حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی رحمہ اللہ

ناشر

عظیم بکڈپو جامع مسجد دیوبند (یو،پی)

کتابت:- اسرار احمد

محترم المقام زید مجدکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

والا نامہ باعث سرفرازی ہوا، میں نہایت ہی عدیم الفرصت ہوں پھر اس پر طرہ یہ ہوا کہ بعض بیماریوں میں مبتلا ہوگیا، آج طبیعت کچھ سنبھلی ہوئی ہے، تو مختصراً کچھ عرض کرتا ہوں، مگر مقصد پیش کرنے سے پہلے ایک ضروری تمہید پر آنجناب غور فرمالیں۔

(الف) ہر نظام سلطنت وسیاست میں مختلف شعبوں کے لئے کوئی نہ کوئی یونیفارم مقرر ہے پولیس کا یونیفارم اور ہے، فوج کا اور ہے، سوار کا اور ہے، پیادہ کا اور ہے، بری فوج کا اور ہے بحری فوج کا اور ہے، ڈاکخانہ کا اور ہے، ریلوے کا اور ہے، پھر افسروں کا اور ہے، ماتحتوں کا اور ہے، اور پھر اس پر مزید تاکید اور سختی یہاں تک ہے کہ ڈیوٹی ادا کرتے وقت اگر یونیفارم میں کوئی ملازم نہیں پایا جاتا تو مستوجب سزا شمار کیا جاتا ہے، خاص بادشاہی فوجیوں کا اور ہی یونیفارم ہے، ندیم اور وزراء مقربین کا اور، یہ حال تو صرف ایک ہی سلطنت کا ہے کہ اس کے مختلف شعبوں میں

علیحدہ علیحدہ یونیفارم رکھا جاتا ہے اور جس طرح ڈیوٹی دینے والا بغیر یونیفارم مجرم قرار دیا جاتا ہے اسی طرح اگر کوئی دوسرے شعبہ کا یونیفارم پہن کر آجائے اور افسروں کو اطلاع ہو جائے تو بھی اسی طرح یا اس سے زائد مجرم قرار دیا جاتا ہے، جس طرح بغیر یونیفارم آنیوالا ملازم مجرم قرار دیا جاتا ہے، اور جس طرح یہ امر ایک نظامِ سلطنت وحکومت میں ضروری خیال کیا جاتا ہے اسی طرح اقوام وملل میں بھی ہمیشہ اس کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔

اگر آپ تفحص کریں گے تو انگلینڈ، فرانس، جرمنی، اٹلی، آسٹریلیا، امریکہ وغیرہ وغیرہ کو پائیں گے، وہ اپنے اپنے نشانات جھنڈے، یونیفارم علیحدہ علیحدہ رکھتے ہیں، واقف کار شخص ہر ایک کے سپاہی کو دوسرے سے تمیز کر سکے گا۔ اور اسی سے میدان جنگ وملکی وسیاسی مقامات میں امتیاز کیا جاتا ہے۔

ہر قوم اور ہر ملت اپنے یونیفارم اور نشانوں کو محفوظ رکھنا از حد ضروری سمجھتی ہے۔ بلکہ بسا اوقات اس میں خلل پڑنے سے سخت سے سخت وقائع پیش آجاتے ہیں، کسی حکومت کے جھنڈے کو گرا دیجئے، کوئی توہین کر دیجئے، کہیں سے اکھاڑ دیجئے۔ دیکھئے کس طرح جنگ کی تیاری ہو جاتی ہے۔ یونیفارم اور نشان صرف لباس ہی میں نہیں ہوتا،

بلکہ کبھی کبھی جسم میں بھی بعض بعض علامتیں رکھی جاتی ہیں
بعض قوموں میں ہاتھ میں یا جسم میں کوئی گودنا گودا جاتا ہے
بعض میں کان یا ناک چھید کر کے حلقہ ڈالا جاتا ہے، بعض میں
بال باقی رکھے جاتے ہیں، بعض میں سر پر چوٹی رکھی جاتی ہے۔

الغرض یہ طریقۂ امتیاز شعبہائے مختلفہ اور اقوام وحکومت
وملل کا ہمیشہ سے ہے اور تمام اقوام میں اطراف عالم میں
چلا آتا ہے، اگر یہ نہ ہو تو کوئی محکمہ اور کوئی حکومت
اور کوئی قوم دوسرے سے متمیز نہ ہو سکے، ہم کو کس طرح
معلوم ہوتا ہے کہ یہ فوجی ہے، یا ملکی ہے، پولیس ہے، یا
ڈاکیا، ریلوے ملازم ہے یا بحری جہازوں کا افسر ہے، یا ماتحت
جرنیل ہے یا میجر اسی طرح ہم کس طرح جان سکتے ہیں کہ یہ
شخص روسی ہے یا فرانسیسی، امریکن ہے یا آسٹریلین وغیرہ
وغیرہ۔ ہر زمانہ اور ہر ملک میں اس کا لحاظ ضروری سمجھا
گیا ہے اور سمجھا جاتا ہے۔

(ب)۔ جو قوم اور جو ملک اپنے یونیفارم اور نشان کی
محافظ نہیں رہی وہ بہت جلد دوسری قوموں میں
منجذب ہو گئی۔ حتیٰ کہ اس کا نام ونشان تک باقی نہیں
رہا، اسی ہندوستان میں یونانی آئے، افغان آئے، آریہ
آئے، تاتار آئے، ترک مصری اور سوڈانی آئے مگر مسلمانوں

ے پہلے جو قومیں بھی آئیں آج ان میں سے کیا کوئی ملت یا قوم متمیز ہے؟ کیا کسی کی بھی ہستی علیحدہ بتلائی جاسکتی ہے؟ سب کے سب ہندو قوم میں منجذب ہو گئے، وجہ صرف یہی تھی کہ انھوں نے اکثریت کے یونیفارم کو اختیار کر لیا تھا، وہ دھوتی، ساڑھی رسم و رواج وغیرہ میں انھیں کے تابع ہو گئے، اس لئے ان کی ہستی مٹ گئی۔ باوجود اختلاف عقائد سب کو ہند قوم کہا جاتا ہے اور کسی کی قومی ہستی جس سے اس کی امتیازی شان ہو نہیں باقی ہاں جن قوموں نے امتیازی یونیفارم قائم رکھا وہ آج اپنی قومیت و ملیت کا تحفظ اور امتیاز رکھتی ہیں۔ پرشین قوم ہندوستان میں آئی ہندو قوم اور راجاؤں نے ان کو ہضم کرنا چاہا، عورتوں کا یونیفارم بدلوا دیا، معیشت اور زبان بدلوا دی مگر مردوں کی ٹوپی نہ بدلی گئی بالآخر آج وہ زندہ قوم اور موجود و ممتاز ملت ہے، سکھوں نے اپنی امتیازی وردی قائم کی، سر اور داڑھی کے بال کو محفوظ رکھا۔ آج ان کی قوم امتیازی حیثیت رکھتی ہے۔ اور زندہ قوم شمار کی جاتی ہے، انگریز سولہویں صدی کے آخر میں آیا۔ تقریباً ڈھائی سو برس گذر گئے ہیں، نہایت سرد ملک کا رہنے والا ہے مگر اس نے اپنا یونیفارم

کوٹ ، پتلون ، ہیٹ ، ٹائز ، نکٹائیز ، اس گرم ملک میں
بھی نہ چھوڑا ، یہی وجہ ہے کہ اس کو پینتیس کروڑ قوم والا
ملک اپنے میں ہضم نہ کرسکا ، اس کی قوم اور ملت علیحدہ
ملت ہے ۔ اس کی ہستی دنیا میں قابلِ تسلیم ہے ۔ مسلمان
اس ملک میں آئے اور تقریباً ایک ہزار برس سے زائد
ہوتا ہے جب سے آئے ہیں ، اگر وہ اپنی خصوصی یونیفارم
کو محفوظ نہ رکھتے تو آج اسی طرح ہندو قوم میں ہضم نظر
آتے ، جیسے کہ مسلمانوں سے پہلے آنے والی قومیں ہضم
ہوکر اپنا نام ونشان مٹا گئیں ۔

آج بجز تاریخی صفحات کے ان کا نشان کرۂ زمین پر
نظر نہیں آتا ، مسلمان نے صرف یہی نہ کیا کہ اپنا یونیفارم
محفوظ رکھا ہو ، بلکہ یہ بھی کیا کہ اکثریت کے یونیفارم کو
مٹا کر اپنا یونیفارم پہنانا چاہا ، چند ہزار تھے اور چند
کروڑ بن گئے ۔ صرف یہی نہیں کیا کہ پاجامہ ، کرتا ، عبا ،
قبا ، عمامہ ، دستار محفوظ رکھا ، بلکہ مذہب ، اسماء رجال ،
تہذیب وکلچر ، رسم و رواج ، زبان و عمارت وغیرہ جملہ
اشیاء کو محفوظ رکھا ، اس لئے ان کی ایک مستقل ہستی
ہندوستان میں قائم رہی اور جب تک اس کی مراعات
رہے گی ، رہے گی ، اور جب چھوڑ بیٹھیں گے ، مٹ جائیں گے ،

(ج) :- ہر قوم نے جب بھی ترقی کی ہے تو اس کی کوشش کی ہے کہ اس کا یونیفارم اس کا کلچر اس کا مذہب اس کی زبان دوسروں پر غالب اور دوسرے ممالک و اقوام میں پھیل جائے، آریہ قوم کی تاریخ پڑھو، فارسیوں کے کارنامے دیکھو، کلدانیوں اور عبرانیوں کی تاریخ کا مطالعہ کرو، یہودیوں اور عیسائیوں کے انقلابات کو غور سے دیکھو، دور کیوں جاتے ہو عربوں اور مسلمانوں کے اولوالعزم اعمال آپ کے سامنے موجود ہیں، زبان عربی صرف ملک عرب کی زبان تھی، عراق، سیریہ، فلسطین، سوڈان، الجیریا، ٹیونس، مراکش، فارس، صحرائے لیبیا، بینگال، حرات وغیرہ میں کوئی شخص نہ عربی زبان سے واقف تھا نہ مذہب اسلام سے، نہ اسلامی رسم ورواج سے، مگر عربوں نے ان ملکوں میں اس طرح اپنی زبان اپنا کلچر اپنی تہذیب جاری کر دی کہ وہاں کے غیر مسلم اقوام آج بھی اسلامی یونیفارم اسی کلچر، اسی تہذیب اور اسی زبان کو اپنی چیزیں سمجھتے ہیں۔ اسرائیلی قومیں، کلدانی نسلیں، عبرانی خاندان، ترکی برادریں، بربری ذاتیں وغیرہ وغیرہ۔ ان دیار میں سب کی سب عربوں میں منہضم ہو گئی ہیں۔ اگر کسی کو اپنی ذات اور خاندان کا علم بھی ہے تو وہ بھی مثل خواب وخیال ہے، سب کے سب اپنے کو

عرب ہی سمجھتے ہیں اور عربیت ہی کے دعویدار ہیں ، انگلستان ہی کو دیکھئے یہ اپنے جزیرہ سے نکلتا ہے ، کینڈا آسٹریلیا ، امریکہ ، نیوزی لینڈ ، کیپ کالونی ، ساؤتھ افریقہ وغیرہ وغیرہ میں پوری جد وجہد کر کے اپنی زبان ، اپنی کلچر ، اپنی تہذیب اپنا مذہب اپنا لباس وغیرہ پھیلا دیتا ہے ، جو لوگ اس کے مذہب میں داخل بھی نہیں ہوتے وہ بھی اس کی تہذیب اور فیشن وغیرہ میں منجذب ہو جاتے ہیں ، اور یہی حال ہندوستان میں روز افزوں ترقی پذیر ہے ، ہندو قوم اسی سیلاب کو دیکھ کر اپنی وہ مردہ زبان سنسکرت جس کو تاریخ کسی طرح عام زبان ہندوستان یا کم از کم آریہ نسل کی نہیں بتا سکتی آج اس کی اشاعت کی پر زور کوشش کر رہی ہے ، اس کا لکچرار کھڑا ہوتا ہے اور فیصدی پچاس یا اس سے زائد الفاظ سنسکرت کے ٹھونس کر اپنی تقریر کو غیر قابل فہم بنا دیتا ہے ۔ خود اس کی قوم ان لفظوں کو نہیں سمجھ سکتی اور بالخصوص ان کا مذہبی واعظ تو تقریباً اسی یا نوے فیصدی الفاظ سنسکرت اور بھاشا کے بولتا ہے مگر بایں ہمہ اس کی قوم اسکو بنظر استحسان ہی دیکھتی ہے بڑے بڑے گروکل اور ودیا پیٹھ اس زبان مردہ کو زندہ کرنے کیلئے جاری کئے جا رہے ہیں ، حالانکہ روئے زمین پر کوئی قوم

یا ملک اس زبان کا بولنے والا نہیں ہے اور غالباً پہلے کسی زمانہ میں بھی یہ زبان عام پبلک کی زبان نہ تھی وہ انتہائی کوشش کررہا ہے کہ دھوتی باندھنا نہ چھوڑیں اس کا ایم. ایل. اے اسمبلی کا پریسیڈنٹ، کونسل کا پریسیڈنٹ اس کی قوم کا جج۔ ڈپٹی کلکٹر وغیرہ وغیرہ دھوتی باندھ کر سر کھول کر قمیص پہنکر برسر اجلاس آتا ہے، حالانکہ دھوتی میں پائجامہ سے بدرجہا زائد کپڑا خرچ ہوتا ہے۔ پردہ بھی پورا نہیں ہوتا، سردی اور گرمی سے بھی پوری حفاظت نہیں ہوتی، باوجود ان سب امور کے پاجامہ پہننا اختیار نہیں کرتا، چوٹی سر پر رکھنا جنیو لگانا ضروری سمجھتا ہے، یہ کیا چیزیں ہیں؟ اگر یہ قومی شعار و قومی یونیفارم نہیں ہے تو کیا ہے؟ کیا اسی وجہ سے وہ اپنی ہستی کی حفاظت کی صورتیں نہیں نکال رہا ہے؟

گرونانک اور اس کے اتباع نے چاہا کہ اپنے تابعداروں کی مستقل ہستی قائم کریں تو بال اور سر کا نہ منڈانا، داڑھی نہ کتروانا یا نہ منڈوانا، لوہے کے کڑے کا پہننا، کرپان رکھنا قومی یونیفارم بنا دیا، آج اس شعار پر سکھ قوم مری جاتی ہے اس گرم ملک میں طرح طرح کی تکالیف سہتی ہے، مگر بالوں کا کتروانا یا منڈوانا قبول نہیں کرتی اگر وہ ان چیزوں کو چھوڑ دے تو دنیا سے اس کی امتیازی ہستی اور قومی موجودیت فنا کے گھاٹ

اتر جاوے گی۔

مذکورہ بالا معروضات سے بخوبی واضح ہے کہ کسی قوم اور مذہب کا دنیا میں مستقل وجود جب ہی قائم ہو سکتا ہے، اور باقی بھی جب ہی رہ سکتا ہے جب کہ وہ اپنے لئے خصوصیات وضع قطع میں تہذیب وکلچر میں بود وباش میں زبان اور عمل میں قائم کرلے۔ اس لئے ضروری تھا کہ مذہب اسلام جو کہ اپنے عقائد، اخلاق اعمال وغیرہ کی حیثیت سے تمام مذاہب دنیا دیہ اور تمام اقوام عالم سے بالاتر تھا۔ اور ہے۔ خصوصیات اور یونیفارم قائم کرے اور ان کے تحفظ کو قومی اور مذہبی تحفظ سمجھتا ہو۔ ان کے لئے جان اڑا دے اس کی وہ خصوصیات اور یونیفارم خداوندی تابعداروں اور الٰہی بندوں کی یونیفارم ہوں جس سے وہ اللہ کے سرکشوں اور دشمنوں سے متمیز ہو اور علیحدہ ہو جائے اور ان کی بنا پر باغیان اور بندگانِ بارگاہ الوہیت میں تمیز ہوا کرے چنانچہ یہی راز " مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ " کا ہے جس پر بسا اوقات نوجوانوں کو بہت غصہ آجاتا ہے، اسی بنا پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے تابعداروں کے لئے خاص خاص یونیفارم تجویز فرمایا کہیں فرمایا جاتا ہے ہم میں اور مشرکین میں فرق ٹوپیوں پر عمامہ باندھنے سے ہوتا ہے۔

فرق ما بینا و بین المشرکین العمائم علی القلانس او کما قال۔ اسی بنا پر مخالفت اہل کتاب سے مانگ نکالنے میں اختیار کی گئی۔ اسی بنا پر ازار اور پاجامہ میں ٹخنے کھولنے کا حکم کیا گیا۔ تاکہ اہل تکبّر سے تمیز ہو جائے۔

اسی طرح بہت سے احکام اسلام میں پائے جاتے ہیں جن کے بیان میں بہت طول ہے، اور جن میں یہودیوں سے نصاریٰ سے، مجوسیوں سے، مشرکوں سے امتیاز اور علیحدگی کا حکم کیا گیا ہے، اور ان کو ذریعۂ امتیاز بنایا گیا ہے، اور یہی وجہ ہے کہ عورتوں کو مردوں اور مردوں کو عورتوں سے بھی علیحدہ علیحدہ یونیفارم میں دیکھنا ضروری قرار دیا گیا ہے، اور عورتوں کے یونیفارم میں رہنے والے مرد اور مردوں کے یونیفارم میں رہنے والی عورت کو لعنت کی گئی ہے۔ انھیں امور میں سے عربی میں خطبہ رائج کرنا بھی ہے، انھیں امور میں سے مونچھ کا منڈانا اور کترانا اور داڑھی کو بڑھانا بھی ہے۔

خالفوا المشرکین وفروا اللحی واحفوا الشوارب۔
(مسلم ص ۱۲۷/۱ بخاری ص ۸۷۵/۱)

جزوا الشوارب واعفوا اللحیٰ خالفوا المجوس (مسلم ص ۱۲۲/۱) من لم یاخذ من شاربہ فلیس منا داحمد (ترمذی نسائی) ان روایات کے مثل اور بہت سی روایتیں کتب حدیث میں

جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں مشرکین اور مجوسی موجود ہیں داڑھی منڈاتے تھے اور مونچھیں بڑھاتے تھے جیساکہ آج عیسائی اور ہندو قوم کررہی ہے، اور یہ امران کے مخصوص یونیفارم میں سے تھا، بنا بریں ضروری تھاکہ مسلمانوں کو دوسرے یونیفارم کا جوکہ ان کے یونیفارم کے خلاف ہو حکم کیا جائے. نیز یہ بھی معلوم ہوگیاکہ لوگوں کا داڑھی منڈانے کے متعلق یہ کہناکہ یہ عمل اس زمانہ میں عرب کے رواج کی وجہ سے ہے جوکہ ان میں جاری تھاکہ داڑھیاں بڑھاتے تھے اور مونچھیں کٹاتے تھے غلط ہے بلکہ اس زمانہ میں بھی مخالفین اسلام کا یہ شعار تھا جس طرح اس قسم کی روایات مذکورہ بالا سے یہ معلوم ہواکہ یہ یونیفارم مشرکین اور مجوسی کا تھا اس لئے ضروری ہواکہ مسلمانوں کو اس کے خلاف یونیفارم دیا جائے تاکہ تمیز کامل ہو اسی طرح حدیث عشرۃ من الفطرۃ قص الشارب واعفاء اللحیۃ والاستیاک الخ (ابوداؤد وغیرہ) بتلارہی ہے کہ بارگاہ خداوندی کے خاص خاص مقربین اور ندیموں وانبیاء ومرسلین علیہم السلام کے یونیفارم میں سے مونچھوں کا کترانا اور داڑھی کا نہ منڈانا ہے کیونکہ فطرت انہیں امور کو اس جگہ میں کہا گیا ہے جوکہ انبیاء علیہم السلام کے شعار میں سے تھے جیساکہ بعض روایتوں میں بجائے لفظ فطرۃ کے من سنن المرسلین یا اس کے ہم معنی موجود ہے۔

خلاصہ یہ نکلا کہ یہ ایک خاص یونیفارم اور شعار ہے جو کہ مقربانِ بارگاہِ الوہیت کا ہمیشہ سے یونیفارم رہا ہے اور پھر دوسری قومیں اس کے خلاف کو اپنا یونیفارم بنائے ہوئے بھی ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ کے قوانین کو توڑنے والی اور اس سے بغاوت کرنے والی ہیں اس لئے دو وجہ سے اس یونیفارم کو اختیار کرنا ضروری ہوا۔

علاوہ ازیں ایک محمدی حسب اقتضائے فطرت اور عقل لازم ہونا چاہیئے کہ وہ اپنے آقا کا سارنگ ڈھنگ چال چلن صورت سیرت، فیشن کلچر وغیرہ بنائے اور اپنے محبوب آقا کے دشمنوں کے فیشن اور کلچر سے پرہیز کرے، ہمیشہ عقل اور فطرت کا تقاضا یہی رہا اور یہی ہر قوم اور ملک میں پایا جاتا ہے۔

آج یورپ سے بڑھ کر روئے زمین پر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کا دشمن کون ہے۔ واقعات کو دیکھئے اس بنا پر بھی جوان کے خصوصی شعار اور فیشن ہیں۔ ہم کو ان سے انتہائی تنفر ہونا چاہیئے۔ خواہ وہ کرزن فیشن، یا گلیڈسٹون فیشن ہو خواہ وہ فرنچ فیشن ہو، یا امریکن، خواہ وہ لباس سے تعلق رکھتا ہو یا بدن سے خواہ وہ زبان سے متعلق ہو یا تہذیب وعادات سے۔ ہر جگہ اور ہر ملک میں یہی امر طبعی اور فطری شمار کیا گیا ہے کہ دوست کی سب چیزیں پیاری معلوم

دیتی ہیں، اور دشمن کی سب چیزیں مبغوض اور اوپری۔ بالخصوص جو چیزیں دشمن کی خصوصی اور شعار ہو جائیں۔

اس لئے ہماری جد وجہد یہ ہونی چاہیئے کہ ہم غلامانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے فدائی بنیں نہ کہ غلامان کرزن، و ہارڈنگ، و فرانس، و امریکہ وغیرہ۔

باقی رہا امتحان مقابلہ، یا ملازمتیں، یا آفس کے ملازموں کے طعنے وغیرہ تو یہ نہایت کمزور امر ہے، سکھ امتحان بھی دیتے ہیں، چھوٹے اور بڑے عہدوں پر مقرر ہیں، اپنی وردی پر مضبوطی سے قائم ہیں، کوئی ان کو ٹیڑھی اور بینگی آنکھ سے نہیں دیکھ سکتا باوجود اپنے قلیل التعداد ہونے کے سب سے زیادہ ملازمتیں اور عہدے لئے ہوئے غرارہے ہیں۔ اسی طرح ہندوؤں میں بھی بکثرت ایسے افراد اور خاندان پائے جاتے ہیں، پٹیل کی ڈاڑھی کو دیکھئے، برہمو سماج وغیرہ کے بہت سے بنگالیوں اور گجراتیوں کا معائنہ کیجئے۔ یہ سب باتیں ہماری کمزوریوں کی ہیں۔

❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖

❖ ❖ ❖

❖

چند مفید کتابیں

رسالہ دینیات اول انجمن والا ٦۰/.	قصد السبیل ۱/۰۰	توحید کا خنجر (رد بریلویت میں) ۱۴/۰۰
رسالہ کشیدہ کاری مع کڑھائی سلائی۔ ۹/۵۰	کتاب الصرف ٦/۰۰	فیصلہ کن مباحثہ (رد بریلویت میں) ۳/۰۰
سو بڑے آدمی مجلد ۱۲/۰۰	کتاب النحو ۵/۰۰	النبی الخاتم ۱۲/۰۰
سورہ یسین شریف مترجم ۷۵/.	کریما جلی قلم ۱/۵۰	آئینۂ تفسیر شرح الفوز الکبیر مجلد ۳۰/۰۰
شرح قصیدہ بردہ اردو مع عربی مجلد۔ ۷/۵۰	کیا اسلام ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہے؟ ۱/۵۰	مسئلہ تقدیر ۲/۲۵
شرح حکم (رد رویت ہلال وغیرہ) ۱/۵۰	گلزار دبستاں (فارسی) ۴/۰۰	اعلیٰ حضرت کا دین ٦/۰۰
شب برات مفتی شفیع صاحب ۱/۰۰	معین التجوید ۱/۵۰	حضرت تھانوی اور اعلیٰ حضرت۔ ٦/۰۰
شکوہ جواب شکوہ مع شکایت ۱/۵۰	معرفت التجوید ۱/۰۰	کفر و اسلام کی کسوٹی۔ ۱/۷۵
عورت کیا کچھ کر سکتی ہے؟ مجلد ۷/۵۰	نزہتہ القاری ۱/۵۰	نماز کی برکتیں ۱/۰۰
فارسی کی پہلی مع فرہنگ ۲/۲۵	نبوت نے انسانیت کو کیا دیا؟ ۲/۲۵	حیرۃ الفقہ ۲/۲۵
فارسی کی دوسری ۳/۵۰	وہابی کی پہچان ۱/۰۰	تحقیق مذاہب ۷/۵۰
فارسی کی پہلی مترجم ۳/۵۰	مسائل قبور ۱/۵۰	
فتاوی اعلیٰ حضرت بریلوی ۱/۵۰		
قرآن پر ظلم (بریلوی تفسیر پر تبصرہ) ۲/۲۵		

بیمار آنکھوں کا علاج
سونے، چاندی کے ورق اور
سچے موتیوں سے بنا ہوا
صحت مند نگاہ کا محافظ
عظیم سرمہ
خصوصیات
اس کا استعمال آنکھوں کو مرض سے بچاتا ہے • ہر عمر میں یکساں مفید ہے • عظیم سرمہ
آنکھوں میں لگتا اور کھٹکتا بھی نہیں بلکہ آنکھوں کو سکون بخشتا ہے
آنکھوں میں خارش آتی ہو، پانی بہتا ہو
سُرخی ٹھہر گئی ہو، جالا ہو، رو پے پڑ گئے
ہوں، آنکھیں دکھنے آتی ہوں، یا کسی وجہ
سے نگاہ کمزور ہو گئی ہو، غرضیکہ آنکھوں
کے ہر مرض میں عظیم سرمہ کا فائدہ اتنا ہی
یقینی ہے جتنا کسی اچھی بہتر سے بہتر
دوا کا ہو سکتا ہے۔
۱۰ گرام
۱۲/- روپے
۵ گرام
۶/۵۰
۲ ½ گرام
۳/۵۰
سلائی پلاسٹک
۲۵/-
سلائی شیشہ
۱۵/-
محصول و پیکنگ
۱۳/- روپے
رعایت:- ایک تولہ والی ۶ شیشی ۶ ماشہ والی ۱۲ شیشی یا ۳ ماشہ
والی ۲۴ بیک وقت منگوانے پر محصول و پیکنگ ہمارے ذمہ رہتا ہے
ملنے کا پتہ عظیم بکڈپو (جامع مسجد) دیوبند ۲۲۰۵۵۴